صحابہ اور اہلِ بیت کرام
کی باہمی محبتیں
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

صحابہ اور اہلِ بیتِ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی باہمی محبتیں

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

صحابہ اور اہلِ بیتِ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی باہمی محبتیں

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمٰنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کا مقام ومرتبہ

برادرانِ اسلام! اللہ ربّ العالمین عزّوجلّ کی بارگاہ میں صحابہ اور اہلِ بیتِ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کا مقام ومرتبہ بہت بلند وبالا ہے، خالقِ کائنات جلّ جلالہ نے ان حضرات کو اپنی رِضا وخوشنودی کا مژدۂ جانفزا سنایا، انہیں باغِ جنّت کی خوشخبری دی، ان کی شان وعظمت کو خاص طَور پر قرآن پاک میں بیان فرمایا، اور ان سے کامیابی وکامرانی کا وعدہ کرتے ہوئے انہیں اپنی جماعت قرار دیا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿أُولَٰٓئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ ۖ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ أُولَٰٓئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ

﴿الْمُفْلِحُوْنَ﴾[1] "یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا، اور اپنی طرف کی رُوح[2] سے اُن کی مدد فرمائی، اور انہیں باغوں میں لے جائے گا، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، اُن میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ہیں، یہ اللہ کی جماعت ہے، سنتے ہو! اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے!"۔

اہلِ بیتِ کرام کی شان وعظمت

اسی طرح اہلِ بیتِ کرام کی شان وعظمت کو بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:
﴿اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا﴾[3] "اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرما دے! اور تمہیں پاک کر کے خُوب ستھرا کر دے!"۔

صدر الاَفاضل حضرت مفتی سیّد نعیم الدین مُرادآبادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "اس آیت سے اہلِ بیت کی فضیلت ثابت ہوتی ہے، اور اہلِ بیت میں نبیٔ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اَزواجِ مطہّرات، حضرت خاتونِ جنّت فاطمہ زَہراء، حضرت علی مرتضٰی، اور حسنینِ کریمین سب داخل ہیں، آیات واحادیث جمع کرنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے"[4]۔

---

(۱) پ۲۸، المجادَلة: ۲۲.

(۲) صدر الاَفاضل مفتی سیّد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ لفظ "رُوح" کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "یہاں رُوح سے مراد یا تو اللہ، یا ایمان، یا قرآن، یا جبریل، یا رحمتِ الٰہی، یا نور"۔ ["تفسیر خزائن العرفان" ص۹۸۰]

(۳) پ۲۲، الأحزاب: ۳۳.

(۴) "تفسیر خزائن العرفان" پ۲۲، الاَحزاب، زیرِ آیت: ۳۳، ص۷۵۹۔

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے خوشگوار باہمی تعلّقات

عزیزانِ محترم! صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم (بشُمول اہلِ بیتِ اَطہار) کے باہمی تعلقات بڑے خوشگوار تھے، وہ ایک دوسرے کے لیے اپنے دلوں میں بڑا نرم گوشہ رکھتے، اور باہم ادب واحترام سے پیش آیا کرتے، ان کی زندگی کا مقصد حُصولِ اقتدار، منصب وجاہ، مال ودَولت یا کوئی دنیاوی مفاد ہرگز نہیں تھا، بلکہ ان کی تمام تر جدوجہد خالصۃً رِضائے الٰہی کے حصول کے لیے تھی، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا٘ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۛۖۚ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ﴾[1] "محمد اللہ کے رسول ہیں، اور ان کے ساتھ والے (یعنی صحابہ واہلِ بیتِ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کافروں پر سخت، آپس میں نرم دل ہیں، تم انہیں دیکھوگے رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل ورِضا چاہتے ہیں، ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان، اُن کی یہ صفت توریت میں ہے، اور ان کی یہ صفت انجیل میں ہے"۔

صحابہ واہلِ بیتِ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی باہمی محبت واُلفت

حضراتِ گرامی قدر! دینِ اسلام سے قبل عرب قبائل باہم نفرت، کدُورت اور خاندانی دشمنی کی آگ میں جھلس رہے تھے، لیکن اللہ تعالی نے دینِ اسلام کے صدقے ان پر اپنا خاص فضل وکرم فرمایا، اور ان کے دلوں کو باہم محبت واُلفت سے

---

(١) پ٢٦، الفتح: ٢٩.

جوڑ دیا، اسی اَمر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: ﴿هُوَ الَّذِيْۤ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝۶۲ وَ اَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾[1] "وہی اللہ ہے جس نے تمہیں اپنی مدد سے اور مسلمانوں سے قوّت دی، اور ان کے دلوں میں ملاپ کر دیا (یعنی باہم اُلفت پیدا کر دی)، اگر تم وہ سب کا سب بھی خرچ کر دیتے جو کچھ زمین میں ہے، تب بھی ان کے دل نہ ملا سکتے، لیکن اللہ تعالی نے ان کے دل ملا دیے، بے شک وہی (اللہ) غالب حکمت والا ہے"۔

اہلِ بیتِ اَطہار رضی اللہ تعالی عنہم سے محبت ... ایک دینی تقاضا

عزیزانِ مَن! اہلِ بیتِ اَطہار سے محبت ایک دینی تقاضا ہے، اس سے اِنحراف واِعراض، یا کسی قسم کی کوتاہی برتنے کی ہرگز گنجائش نہیں، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾[2] "اے حبیب آپ فرما دیجیے، کہ میں اس (خدمتِ دین اور احسان) پر تم سے کچھ اُجرت نہیں مانگتا، سوائے قَرابت کی محبت کے!" یعنی میرے قریبی لوگوں سے محبت کرو!۔

صدر الاَفاضل سیّد نعیم الدین مُرادآبادی رحمہ اللہ تعالی علیہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "مسلمانوں کے درمیان مَوَدَّت ومحبت واجب ہے، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ﴾[3] "مسلمان مرد اور

---

(١) پ١٠، الأنفال: ٦٢.

(٢) پ٢٥، الشُّورى: ٢٣.

(٣) پ١٠، التوبة: ٧١.

مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں"۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ «المُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضاً»[1] "مسلمان ایک عمارت کی مانند ہے، جس کا ہر ایک حصہ دوسرے حصے کو قوّت ومدد پہنچاتا ہے"۔ جب مسلمانوں میں باہم ایک دوسرے کے ساتھ محبت واجب ہے، تو سیّدِ عالمین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ کس قدر محبت فرض ہوگی! (لہذا آیتِ مبارکہ کے) معنیٰ یہ ہیں کہ "میں ہدایت وارشاد پر کچھ اُجرت نہیں چاہتا، لیکن قَرابَت کے حقوق تو تم پر واجب ہیں، ان کا لحاظ کرو اور میرے قَرابَت والے تمہارے بھی قَرابتی ہیں، انہیں اِیذاء نہ دو"[2]۔

غور وفکر کا مقام ہے کہ جب قرآن وحدیث میں اہلِ بیت کرام کی محبت واجب، اور دینی تقاضوں میں سے ایک اہم تقاضا ہے، تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ صحابۂ کرام اور اہلِ بیتِ اَطہار میں ذاتی بنیادوں پر باہم کوئی رنجش وناچاقی ہو؟! جو لوگ صحابۂ کرام اور اہلِ بیتِ اَطہار رضی اللہ تعالی عنہم کے باہمی مُشاجَرات یا اجتہادی اختلافات کو ذاتی اختلاف یا اِقتدار کی رسّہ کشی قرار دیتے ہیں، انہیں اپنے ایمان کی کیفیت اور عقائد ونظریات پر نظرِ ثانی کرنی چاہیے! اور مذکورہ آیتِ مبارکہ کو پیشِ نظر رکھ کر خوب غور کرنا چاہیے، کہ آج تقریباً ساڑھے چودہ سو سال بعد ہم گنہگار اہلِ بیت کرام کی محبت کے دعویدار ہیں، اور ان کی خاطر کٹ مرنے کے لیے بھی تیار ہیں، تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اُن سے محبت وعقیدت نہ رکھیں! یا ذاتی اختلافات کے باعث اُن سے کسی قسم کی کوئی زیادتی کریں! اُن کے بارے میں ایسا سوچنا بدگمانی اور رفض وشیعت کی علامت ہے۔

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب الصلاة، ر: ٤٨١، صـ٨٣.

(٢) "تفسیر خزائن العرفان" پ٢٥، الشوریٰ، زیرِ آیت: ٢٣، صـ٨٧٤۔

خلفائے راشدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا اہلِ بیت اَطہار سے محبت کا انداز

حضراتِ ذی وقار! خلفائے راشدین، اور اہلِ بیت کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم ایک دوسرے سے بے حد محبت فرماتے، باہم ادب واحترام سے پیش آتے، اور انہیں اپنے اَقارب اور اولاد سے زیادہ عزیز رکھتے تھے، امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی، اہلِ بیتِ کرام سے محبت کا یہ عالَم تھا، کہ ایک بار آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سامنے اہلِ بیت کا ذکرِ خیر ہوا، تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَقَرَابَةُ رَسُولِ الله صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي»[1] "اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے قَرابَتداروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرنا، مجھے اپنے قَرابَتداروں کے ساتھ صِلہ رحمی سے زیادہ محبوب و پسندیدہ ہے"۔

ایک صحیح روایت میں ہے حضرت سیّدُنا عقبہ بن حارث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، کہ حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نمازِ عصر کی ادائیگی کے بعد باہر نکلے، حضرت سیّدُنا مَولا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی آپ کے ساتھ تھے، راستے میں حضرت سیّدُنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بچوں کے ساتھ کھیلتے دیکھا، تو حضرت سیّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے انہیں اپنی گود میں اٹھا لیا اور فرمایا: «بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ! لَيْسَ شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ» "میرے والد آپ پر قربان ہوں! آپ تو ہمشکلِ مصطفی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ہیں، حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہمشکل نہیں!" (راوی فرماتے ہیں کہ) حضرت سیّدُنا مَولا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ

---

(١) "صحيح البخاري" باب مناقب قرابة ...إلخ، ر: ٣٧١٢، صـ٦٢٦.

بات سُن کر خوشی سے) مسکرانے لگے[1]۔ حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا حضرت سیّدنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے یہ فرمانا کہ "میرے والد آپ پر قربان ہوں" جنابِ صدّیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اہلِ بیت سے والہانہ محبت کا واضح ثبوت ہے!۔

"مستدرَک حاکم" میں ہے کہ ایک بار حضرت سیّدنا عمر فاروق، حضرت سیّدہ فاطمۃُ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ہاں گئے تو فرمایا: «يَا فَاطِمَةُ! وَالله مَا رَأَيْتُ أَحداً أَحبَّ إِلَى رَسُولِ الله ﷺ مِنْكِ! وَالله مَا كَانَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ أَبِيكِ ﷺ أَحبَّ إِلَيَّ مِنْكِ!»[2] "اے فاطمہ اللہ کی قسم! آپ سے بڑھ کر میں نے کسی کو رسول اللہ ﷺ کا محبوب نہیں دیکھا! اور اللہ کی قسم! آپ کے والدِ گرامی (یعنی نبیٔ پاک ﷺ) کے بعد لوگوں میں سے کوئی بھی مجھے، آپ سے بڑھ کر عزیز وپیارا نہیں!"۔

صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے اہلِ بیتِ کرام کی محبت

جس طرح صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اولادِ نبی سے بے پناہ محبت فرمایا کرتے، اسی طرح اہلِ بیتِ کرام بھی خلوصِ دل سے ان کا ادب واحترام کرتے تھے، حضرت سیّدنا علی مرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خلفائے ثلاثہ (یعنی حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق، حضرت سیّدنا عمر فاروق اور حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم) سے عقیدت ومحبت، اس بات سے بھی خوب آشکار ہے کہ جب وہ خلیفہ بنے، توانہوں نے قدرت واختیار کے باوُجود "باغِ فدک" کی حیثیت کو تبدیل نہیں کیا، بلکہ حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے

---

(١) المرجع نفسه، كتاب فضائل أصحاب ...إلخ، ر: ٣٧٥٠، صـ٦٣١.
(٢) "مُستدرَك الحاكم" كتاب معرفة الصحابة، ر: ٤٧٣٦، ٥/ ١٧٧٩.

روایت کردہ حدیثِ پاک کو صدقِ دل وجان سے قبول کیا، جس میں فرمایا: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ»[1] "ہم کوئی چیز بطورِ وراثت نہیں چھوڑتے، بلکہ ہم جو کچھ چھوڑیں وہ سب اللہ کی راہ میں صدقہ ہے"۔

سیّدہ عائشہ صدّیقہ اور سیّدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہما کی باہم والہانہ محبت

امّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالی عنہا، حضرت سیّدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرماتی ہیں: «مَا رَأَيْتُ أَحداً كَانَ أَشْبَهَ كَلَاماً وَحَدِيثاً مِنْ فَاطِمَةَ بِرَسُولِ الله ﷺ، وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ رَحَّبَ بِهَا، وَقَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا، فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ»[2] "میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے زیادہ رسول اللہ ﷺ سے مشابہ گفتگو کرتے کسی کو نہیں دیکھا! اور آپ رضی اللہ تعالی عنہا جب بھی حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتیں، تو آپ ﷺ انہیں خوش آمدید کہتے، ان کے لیے کھڑے ہو جاتے، ان کا ہاتھ پکڑ کر (پدرانہ شفقت سے) بوسہ دیتے، اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھایا کرتے"۔

"مسلم شریف" کی حدیث میں ہے کہ سرکارِ دو عالَم ﷺ نے سیّدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالی عنہا سے فرمایا: «أي بُنيّة! ألستِ تحبّينَ ما أُحِبُّ؟» "اے میری پیاری بیٹی! جس سے میں محبت کرتا ہوں کیا تم بھی اس سے محبت رکھتی ہو؟" عرض کی: جی بالکل (جسے آپ چاہیں میں بھی ضرور اسے چاہوں گی) فرمایا: «فأحبّي

(۱) "سنن الترمذي" أبواب السير، ر: ۱٦۱۰، صـ۳۹۰.
(۲) "مُستدرَك الحاكم" كتاب معرفة الصحابة، ر: ٤۷۳۲، ٥/ ۱۷۷۸.

هذه!»[1] "توتم اس (عائشہ) سے محبت رکھو!"۔

یہ صحیح حدیث شریف ام المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور سیّدہ فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی باہم والہانہ محبت اور خوشگوار تعلقات پر واضح دلیل ہے! جو لوگ اہلِ بیت سے محبت کے نام نہاد دعویدار ہیں، اور محبتِ اہلِ بیت کے نام پر امّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا یا خلفائے راشدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو سَبّ وشَتم کرتے ہیں، ان کی صحابیت یا خلافت کا انکار کرتے اور انہیں برا کہتے ہیں، انہیں چاہیے کہ مذکورہ فرامینِ مصطفی پر خوب غور وفکر کریں، اور اپنے باطل عقائد سے توبہ وتجدیدِ ایمان کریں!۔

سیّدنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا اہلِ بیت سے اظہارِ محبت

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! حضرت سیّدنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی اہلِ بیتِ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے حددرجہ محبت واُلفت، اور ان کی عزّت وتکریم فرمایا کرتے، "حضرت امام شعبی ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ذکوان نامی اپنے ایک غلام کے ہمراہ، حضرت سیّدنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس تشریف لے گئے، اُس وقت حضرت امیر مُعاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس قریش کا ایک وفد موجود تھا، جس میں حضرت سیّدنا عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی تھے، حضرت سیّدنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے انتہائی محبت اور خوشدلی سے سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا استقبال کیا، اور انہیں اپنی نشست پر بٹھایا"[2]۔

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب فضائل الصحابة، ر: ٦٢٩٠، صـ١٠٧٢.

(٢) "العقد الفريد" لابن عبد ربّه، كتاب المجنبة في الأجوِبة، ٤/ ٩٩.

میرے محترم بھائیو! اجتہادی اختلافِ رائے سے قطع نظر، حضرت سیّدنا امام حسین اور حضرت سیّدنا امیر مُعاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ذاتی تعلقات میں اگر کوئی رنجش ودراڑ ہوتی، تو ان کی باہمی ملاقات اتنی خوشگوار ہرگز نہ ہوتی، نہ ہی سیّدنا امیر مُعاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایسا شاندار استقبال کرتے، یا قریش کے وفد سے اپنی ملاقات وگفتگو روک کر اتنا پروٹوکول (Protocol) دیتے!۔

سیّدنا امیر مُعاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں گستاخانہ لب ولہجہ عملِ روافض ہے

برادرانِ اسلام! صحابہ واہلِ بیتِ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ما بین اتنی محبت واُلفت ہونے کے باوُجود، بعض لوگ اہلِ بیت سے محبت کے نام پر حضرت سیّدنا امیر مُعاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں بے حد گستاخانہ لب ولہجہ اپناتے، اور ان کی توہین وتنقیص کرتے ہیں، ایسا کرنا انتہائی قبیح اور مذموم اَمر ہے، ایسی گستاخی کا ارتکاب کرنے والوں کو خوب جان لینا چاہیے، کہ حضرت سیّدنا امیر مُعاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکارِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سُسرالی رشتہ داروں میں سے ہیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمشیرہ (بہن) امّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمِّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ محترمہ ہیں، اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاص طَور پر دعا کی: «اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِياً مَهْدِيّاً وَاهْدِ بِهِ!»[1] "اے اللہ! مُعاویہ کو ہادی، مہدی (ہدایت یافتہ) اور دوسروں کے لیے ذریعۂ ہدایت بنا!"۔ امام مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "اگر تم مُعاویہ کو دیکھتے تو کہہ اٹھتے کہ یہ واقعی ہدایت یافتہ ہیں!""[2]۔

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب المناقب، ر: ٣٨٤٢، صـ٨٦٩.

(٢) "السُنّة" لابن الخلال، ذكر أبي عبد الرحمن ...إلخ، ر: ٦٦٩، ٢/ ٤٣٨.

جس صحابی کے ہادی ومہدی ہونے کے لیے رسولِ اکرم ﷺ دعا فرمائیں، وہ کیسے فاسق وفاجر یا گمراہ ہو سکتا ہے؟! لہذا سیّدنا امیر مُعاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں کسی بھی قسم کی ناپاک جسارت کرنے سے قبل، سرورِ کونین ﷺ کے اُن کے حق میں ارشاد فرمائے گئے، تمام فرامین انہیں پیشِ نظر رکھنے چاہئیں، اور اپنے ہاتھوں سے اپنی آخرت خراب کرنے سے باز رہنا چاہیے!۔

صحابہ واہلِ بیتِ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے متعلق اہلِ سنّت وجماعت کا عقیدہ

حضراتِ گرامی قدر! صحابہ ہوں یا اہلِ بیتِ کرام، حضرت سیّدنا علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں یا سیّدنا مُعاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے تعلق ونسبت ہونے کی وجہ سے، سب ہمارے لیے واجب الاحترام ہیں، ہم ان میں باہم کوئی فرق نہیں کرتے، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "صحابہ کی محبت ان کی ذات کی وجہ سے نہیں، نہ اہلِ بیت کی محبت خود ان کے نُفوسِ مقدّسہ کی وجہ سے ہے، بلکہ ان سب سے محبت رسول اللہ ﷺ سے ان کے تعلّق کی وجہ سے ہے، لہذا جس نے رسول اللہ ﷺ سے محبت کی اس پر واجب ہے کہ ان سب سے محبت کرے، اور جس نے ان میں سے کسی سے بُغض رکھا، اس سے ثابت ہو گیا کہ وہ سرکارِ دوجہاں ﷺ سے محبت نہیں رکھتا، یقیناً ہم محبت میں ان میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی فرق نہیں کرتے، جس طرح ایمان لانے میں ہم رسولوں (صلوات اللہ وسلامہ علیہم) کے درمیان فرق نہیں کرتے"[1]۔

(۱) "المعتمَد المستند بناء نجاة الأبد" الباب الثاني في النبوّات، صـ٢٦٤.

صحابہ واہلِ بیتِ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی باہمی رشتہ داریاں

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! صحابہ واہلِ بیتِ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کے مابین حددرجہ محبت واُخوّت، صرف ایک دوسرے کے حق کو جاننے، پہچاننے اور باہمی ادب واحترام کرنے تک محدود نہیں تھی، بلکہ وہ ایک دوسرے کے ناموں پر اپنی اَولاد کے نام رکھا کرتے[1]، اور نکاح کے ذریعے باہم رشتہ داری قائم کرنے میں فخر محسوس کرتے تھے[2]۔ اور یہ بات ہر ذی شُعور پر روزِ رَوشن کی طرح عیاں ہے، کہ کسی بھی دو خاندانوں میں رشتہ داری تب ہوتی ہے، جب دِلوں میں ایک دوسرے کے لیے محبت، اُخوّت اور اَدب واحترام کے جذبات واحساسات موجود ہوں۔ صحابۂ کرام بالخصوص خلفائے راشدین اور اہلِ بیتِ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کا باہم رشتہ داریاں قائم کرنا، اور ایک دوسرے کے ناموں پر اپنے بچوں کے نام رکھنا، اس اَمر پر واضح اور رَوشن دلیل ہے، کہ ان پاکیزہ نُفوس کے درمیان باہم محبت، اُلفت اور اُخوّت ویگانگت کا عظیم رشتہ قائم تھا!۔

---

(١) انظر: "تاريخ الطَبَري" سنة ٦١، مقتل الحسين رضوان الله عليه، ذكر أسماء مَن قُتل من بني هاشم مع الحسين ...إلخ، ٥/ ٤٦٨. و"تاريخ الإسلام" للذهبي، الطبقة ٩ أحداث الحوادث من سنة ٨١ إلى ٩٠، تراجم رجال هذه الطبقة، ر: ١١٨- عمر بن علي بن أبي طالب، ٦/ ٨٦.

(٢) انظر: "الطبقات الكبرى" حفصة بنت عبد الرحمن، ٦/ ٣١٦. و"أُسد الغابة" كتاب النساء، الكُنى من النساء الصحابيات، حرف الكاف، أم كُلثوم بنت علي، ر: ٧٥٨٦، ٧/ ٣٧٧. و"الكاشِف في معرفة مَن له رواية في الكتب السّتّة" حرف الجيم، ر: ٧٩٨، ١/ ٢٩٥. و"الإصابة" كتاب النساء، حرف الكاف، القسم ٤، ر: ١٢٢٣٧- أمّ كُلثوم بنت علي بن أبي طالب الهاشمية، ٨/ ٤٦٥.

آج رافضی (شیعوں) کا ان برگزیدہ ہستیوں کے خلاف ہرزہ سرائی کرنا، اِن پر طرح طرح کے اِلزامات لگانا، اور انتہائی غیر شائستہ انداز میں ان بزرگوں کے بارے میں گفتگو کرنا، ان رافضیوں کے خبثِ باطن کا نتیجہ ہے؛ کیونکہ اگر صحابہ واہلِ بیتِ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں باہمی اختلافات، اجتہادی اختلافِ رائے کے بجائے ذاتی نَوعیت کے ہوتے، یا اگر وہ حضرات ایک دوسرے کو منافق یا (معاذ اللہ!) کافر ومرتَد جانتے، تو اپنی بیٹیاں ایک دوسرے کے نکاح میں ہرگز نہ دیتے! نہ ہی ایک دوسرے کے ناموں پر اپنے بچوں کے نام رکھتے! لہذا رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شب وروز گزارنے والے، اور دینِ اسلام کے لیے اپنی بے پناہ خدمات پیش کرنے والے، ان حضراتِ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے خلاف، رافضی (شیعوں) کا تمام تر پروپیگنڈہ بے بنیاد، اور ان کے ٹیڑھے دِلوں کا شاخسانہ ہے!! لہذا ان کی باتوں پر کان ہرگز نہ دھریں، اور اپنے عقائد وایمان کی اِصلاح اور حفاظت کے لیے علمائے اہلِ سنّت کی صحبت اختیار کریں، اور اللہ ربّ العالمین کے حضور دعا کریں۔

دعا

اے اللہ! ہمیں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مقام ومرتبہ اور عظمت کو پیشِ نظر رکھنے کی توفیق عطا فرما، اُن کا ادب واحترام کرنے کی سوچ عنایت فرما، ہمارے دلوں میں اہلِ بیتِ اَطہار اور مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام قَرابتداروں سے محبت پیدا فرما، ان کے باہمی تعلق اور محبت واُلفت کو سمجھنے والا فہم واِدراک عطا فرما، ان کی سیرتِ طیّبہ پر عمل کے جذبہ سے سرشار فرما، اور کسی بھی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں گستاخی وبے ادبی سے بچا۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحُسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کر دے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلَسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی

عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کواُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.